© rasailojaraid.com

ایک جید عالم دین کی وفات

مولانا محمد نذیر صاحب حق صاحب چکیسری

۱۱ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ کو ضلع سوات اور کوہستانی علاقہ کے مشہور جید عالم و فاضل بزرگ شخصیت استاذ الاساتذہ مولانا محمد نذیر صاحب المعروف بہ صاحب حق صاحب چکیسر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم پر ۱۹ رمضان کو بعد از نماز ظہر تلاوت قرآن مجید کے دوران لیانک فالج کا اثر ہوا جو بڑھتے بڑھتے شام تک بے ہوشی پر منتج ہوا۔ مرحوم کو ہوش میں لانے کی تمام تدابیر اختیار کی گئیں مگر کارگر ثابت نہ ہوئیں۔ چونتیس گھنٹے کی بے ہوشی کے بعد اکیسویں روزے کی صبح صادق یعنی نور کے تڑکے سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل آسمان علم و فضل کا یہ چمکتا ہوا ستارہ غروب ہو گیا۔

حضرت مولانا مرحوم کی عمر غالباً ایک سو برس کے قریب تھی۔ ساری زندگی علوم و فنون کی خدمت اور درس و تدریس میں صرف کی ہر جگہ مرجع علماء و طلباء رہے آپ نہ صرف سرحد بلکہ افغانستان وغیرہ کے بہت سے مشاہیر علماء کے استاد تھے۔ دار العلوم حقانیہ کے بانی و شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق مدظلہ نے بھی زمانہ قیام طالب العلمی دیوبند سے قبل چند ماہ تک ملا حسن نامی کتاب میں کچھ اسباق آپ سے پڑھے جب کہ آپ اس وقت موضع گوجر گڑھی میں مقیم تھے۔

مرحوم زہد و ریاضت تقویٰ اور سادگی کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ سلسلہ طریقت میں نقشبندیہ کے مشہور بزرگ مولانا عبد المالک صدیقی مدظلہ کے خلیفہ تھے۔ آپ نے اپنے آبائی وطن چکیسر (سوات) کے علاوہ مختلف مقامات پر تدریس کی۔

نیز دار العلوم اسلامیہ سیدو شریف سوات میں ۸ سال مدرسہ نعمانیہ اتمانزئی چارسدہ میں ایک ایک سال دار العلوم اسلامیہ شیر گڑھ میں ایک سال مدرسہ اسلامیہ عالیہ پیر بابا بونیر میں چند مہینے تدریس کے اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔ عمر کے آخری دو سال گھر میں گذارے اس دوران اپنے گاؤں میں ایک مدرسہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی جو اس وقت ان کے بڑے صاحبزادہ مولانا عنایت اللہ صاحب کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ حضرت مرحوم کی نماز جنازہ ۲۱ رمضان کو تین بجے حضرت کے فرزند مولانا عنایت اللہ نے پڑھائی مسلمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور یوں یہ عظیم علمی شخصیت جو گمنامی اور قناعت پسند طبیعت کی مالک تھی پون صدی تک علم اور دین کی اشاعت کے بعد دنیا سے روپوش ہو گئی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو صاحبزادگان مولانا عنایت اللہ صاحب و مولانا کفایت اللہ صاحب چھوڑے۔ ادارۂ الحق اور دار العلوم اس علمی سانحہ میں تمام اہل علم اور پسماندگان سے تعزیت کرتے ہوئے مولانا مرحوم کے رفع درجات کا متمنی ہے (سمیع الحق)